مدرار اللہ مدرار

شاہ جی اور تحریک پاکستان

امیر شریعت، سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ ایک بے مثل خطیب اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ آپ آزادیٔ وطن کے قافلہ سالار اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں تھے۔ آپ نے مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دیں۔ اور نوجوانان ملت کے دلوں میں صحیح اسلامی جذبہ اور ولولہ پیدا کیا۔ آپ کی ذات میں وہ تمام خوبیاں جو ایک کامیاب خطیب کے لئے ضروری ہیں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ شاہ جی موقع و محل کی مناسبت و موزونیت کے پیش نظر ظرافت و لطافت کا انداز بھی اختیار کرتے تھے۔ اور اپنے نمکدان ظرافت سے سامعین کو بہرہ ور کرتے۔ آج تک آپ کے نمکین اور مزاحیہ چٹکلے اور فقرے زبان زد خاص و عام ہیں۔

مردان کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے غالباً ۱۹۴۰ء میں مردان تشریف لا کر اہل مردان کو اپنی سحر انگریز خطابت اور ولولہ انگیز ارشادات سے نوازا۔ ان کی تشریف آوری کے موقع پر مال منڈی مردان میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ انہوں نے رد مرزائیت کے علاوہ اس وقت کے ملک کے حالات اور سیاسیات پر ایک دلنشیں تقریر فرمائی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ بندہ کو شاہ جی سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور ان کی شگفتہ بیانی سے محظوظ ہوا۔

قیام پاکستان

اگرچہ شاہ جی اپنے سیاسی نظریہ کے تحت تحریک پاکستان کے ایک گونہ مخالف تھے۔ لیکن بایں ہمہ جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے دل و جان سے اسکا خیر مقدم کیا اور فرمایا۔

"میری رائے ہار گئی اور مسٹر جناح جیت گئے"

نیز فرمایا "یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے پاکستان کی مخالفت کی لیکن جو کچھ صحیح سمجھا وہی کہا اور کیا ہمارا ضمیر اس وقت بھی مطمئن تھا اور آج بھی شرمندہ نہیں"

امیر شریعت نے یہ بھی فرمایا

"میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر مسلمان کو پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں سوچنی چاہیئں۔ اور اس کے لئے عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ مجلس احرار اسلام کو ہر نیک کام میں حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور خلافِ شرع کام میں مزاحمت!"

دفاعِ پاکستان

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان مرحوم نے جب بھارت سرکار کو جلسہ عام میں مکا دکھایا

اور اپنے جذبۂ جہاد کا اظہار کیا تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر اعلان جنگ ہوا تو بوڑھا بخاری بھی میدان جنگ میں کود پڑے گا۔ مجھے افسوس ضروری ہے کہ میں جوان نہیں۔ لیکن دشمن کے مقابلے میں جوان ہوں۔ میری تمنا ہے کہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کی بجائے میدانِ جنگ میں جان دوں"

اپنے رفقاء کو مشورہ

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں جب امیر شریعت اپنی بیماری اور کمزوری اور دیگر عوارض کی بناء پر ملکی سیاسیات سے الگ تھلگ ہوئے تو انہوں نے اپنے سیاسی رفقاء کار و احباب کو بلایا اور فرمایا۔

"اگر تم میں سے کوئی ملکی معاملات میں دلچسپی لینا چاہے یا سیاسی مزاج کا مالک ہو تو میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے" شاہ جی کے اس اعلان و مشورہ کے بعد سیاسی مزاج رکھنے والے بعض حضرات مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کے شایان شان حوصلہ افزائی نہ کی گئی۔ اکثر ان میں سے مسلم لیگ کو چھوڑ کر واپس آگئے اور پھر سے مجلس احرار کی سیاسی حیثیت بحال کر کے اپنے اصل اور سابقہ پلیٹ فارم سے استحکامِ پاکستان کی جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔

حضرت امیر شریعت علماء حق کی اس جماعت کے رکنِ رکین اور عظیم فرد تھے۔ جنہوں نے اسلام کی سربلندی اور آزادی وطن کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں۔ اور سال ہا سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس راہ میں وہ کسی سے پیچھے نہ رہے بلکہ ہمیشہ صفِ اول ہی کے قائدین میں رہے۔ رد قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے تو وہ عظیم الشان خدمات سرانجام دیں جو ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ حق بات یہ ہے کہ حضرت امیر شریعت نے تحفظ ختم نبوت اور رد مرزائیت میں جو کردار ادا کیا وہ بے مثل اور ہر لحاظ سے منفرد و ممتاز ہے۔ جس کے لئے رب ذوالجلال انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمیں اس پر فخر ہے کہ امیر شریعت کے لائق و فائق فرزند مولانا سید عطاء المحسن بخاری اپنے عظیم باپ کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں۔ ان کی بیش از بیش کامیابیوں کے لئے ہماری دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔